Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | اتوار ۲۸ رجب ۱۴۱۰ھ، ۲۵ تبلیغ ۱۳۶۹ہش، ۲۵ فروری ۱۹۹۰ء | نمبر ۴۶

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی بیگم صاحبہ کیلئے خصوصی دعا کی درخواست

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی بیگم صاحبہ محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کی آنکھ کا آپریشن کامیاب ہو گیا تھا اور پٹی بھی اُتر گئی تھی لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ آنکھ میں انفکشن ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے فکر ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں محترمہ صاحبزادی صاحبہ کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جب انسان ایک نعمت کی قدر نہیں کرتا وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ دیکھو جن چیزوں کی تم قدر کرتے ہو اُن کو صندوقوں میں بڑی حفاظت سے رکھتے ہو اگر ایسا نہ کرو تو وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اس مال کا جو ایمان کا مال ہے۔ چور شیطان ہے۔ اگر اس کو بچا کر دل کے صندوقوں میں احتیاط سے نہ رکھو گے تو چور آئے گا اور لے جائے گا یہ چور بہت ہی خطرناک ہے۔ دوسرے چور جو اندھیری راتوں میں آکر نقب لگاتے ہیں وہ اکثر پکڑے جاتے ہیں اور سزا پاتے ہیں۔ لیکن یہ چور ایسا ہے کہ اس کی عمر نہیں ہے اور ابھی پکڑا نہ جائے گا یہ اس وقت آتا ہے جب گناہ کی تاریکی پھیل جاتی ہے کیونکہ چور اور روشنی میں دشمنی ہے۔ جب انسان اپنا منہ خدا کی طرف رکھتا ہے اور اسی کی طرف رجوع اور توجہ کرتا ہے تو وہ روشنی میں ہوتا ہے اور شیطان کو کوئی موقعہ اپنی دستبرد کا نہیں ملتا۔

پس کوشش کرو کہ تمہارے ہاتھوں میں ہمیشہ روشنی رہے۔ اگر غفلت بڑھ گئی تو یہ چور آئے گا اور سارا اندوختہ لے جائے گا۔ اور برباد ہو جاؤ گے۔ اس لئے اس اندوختہ کو احتیاط اور اپنی راستبازی اور تقویٰ کے ہتھیاروں سے محفوظ رکھو۔ یہ ایسی چیز نہیں ہے کہ اس کے ضائع ہونے سے کچھ حرج نہ ہو بلکہ اگر یہ اندوختہ جاتا رہا تو ہلاکت ہے اور ہمیشہ کی زندگی سے محروم ہو جاؤ گے"۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۵۶)

مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مربی انچارج امریکہ مورخہ ۲۶ فروری کو رخصت پر ربوہ تشریف لائے آپ ۳ مارچ کو لاہور سے واپس روانہ ہو رہے ہیں۔ قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب کی صحت و عمر میں برکت ڈالے اور بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

○ مکرم بشیر احمد صاحب آف کوٹ خواجہ سعید گردوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔

○ مکرمہ رفیقہ صادقہ صاحبہ بنت چوہدری خورشید احمد صاحب آف راولپنڈی جو کار کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئی تھیں مزید علاج کیلئے جرمنی گئی ہیں۔ ان کی والدہ صاحبہ بھی چوٹیں لگنے کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔

○ محترمہ ممتاز جہاں حنیف صاحبہ (جو مکرم ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب کی ہمشیرہ ہیں) کا اپریشن ہوا ہے۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم قمر الحق خان صاحب ابن مکرم شمس الحق خان صاحب آف کوئٹہ کا نکاح بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر عزیزہ امۃ المجیب صاحبہ بنت مکرم چوہدری مطیع الرحمٰن صاحب کے ساتھ مورخہ ۹ فروری ۱۹۹۰ء کو مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت المبارک میں پڑھا اور دعا کروائی۔

عزیز قمر الحق صاحب مکرم ڈاکٹر سراج الحق خان صاحب آف کوئٹہ کے پوتے اور مکرم ضیاء الحق خان صاحب کے نواسے ہیں۔ اور عزیزہ امۃ المجیب صاحبہ چوہدری علی اکبر صاحب سابق ناظر تعلیم کی پوتی ہیں۔

○ مکرم ملک عبد الماجد صاحب ولد صوبیدار ریٹائرڈ ملک عبد القادر صاحب لاہور چھاؤنی کا نکاح محترمہ عظمیٰ صاحبہ بنت مکرم شاہد احمد کوہلی صاحب اسلام آباد کے ساتھ مورخہ ۹ فروری ۱۹۹۰ء کو بعد نماز جمعہ مکرم چوہدری علیم الدین صاحب نائب امیر اسلام آباد نے پڑھایا۔

قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے

سادہ زندگی سے متعلق مطالبات تحریک جدید کی اہمیت

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"حضرت (فضل عمر) نے تحریک جدید کے مطالبات میں سادہ زندگی کے جو مطالبات رکھے ہیں ان کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہیئے .... اگر ہم مثلاً بدقسمتی سے سینما دیکھنے کے عادی ہوں اور اب سینما دیکھنا چھوڑ دیں تو وہ دس پندرہ روپے جو ہم سینما دیکھنے پر خرچ کرتے ہیں وہ ہمارے پاس بچ رہیں گے۔ اور اگر ہم چاہیں تو یہ رقم خدا کی راہ میں دے سکتے ہیں۔ پس میں جماعت کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ تحریک جدید کے وہ مطالبات جو سادہ زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کو جماعت میں دہرایا جائے اور افراد جماعت کو پابند کیا جائے کہ وہ ان مطالبات کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں۔ اسی طرح بہت جگہ سے یہ شکایت آتی رہتی ہے کہ بعض خاندانوں میں رسوم اور بد عادات عود کر رہی ہیں۔ مثلاً شادی کے موقع پر اسراف کی راہوں کو اختیار کیا جاتا ہے۔ اور بلاضرورت محض نمائش کے طور پر بہت سا خرچ کر دیا جاتا ہے۔ بعض لوگ تو اس کے نتیجہ میں مقروض ہو جاتے ہیں اور پھر ساری عمر ایک مصیبت میں گزارتے ہیں۔ یہ تو وہ سزا ہے جو اللہ تعالیٰ ان کو اس دنیا میں دے دیتا ہے لیکن ایک اور سزا ہے جو بظاہر ان کو نظر نہیں آتی کہ اس کے نتیجہ میں وہ بہت سی ایسی نیکیوں سے محروم ہو جاتے ہیں کہ اگر وہ سادگی کو اختیار کرتے۔ اگر وہ رسوم کی پابندی کو چھوڑ دیتے تو اللہ تعالیٰ ان کو اُن نیکیوں کی توفیق عطا کرتا۔ اور ان کو اس دنیا میں بھی اور اُخروی زندگی میں بھی ایسی نعمتیں حاصل ہوتیں کہ دنیا کی لذتیں اور دنیا کے عیش اور ان کی نمائش ان کے مقابلہ میں کوئی حیثیت ہی نہ رکھتیں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ اگست ۱۹۶۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

۲۵ تبلیغ ۱۳۶۹ ہش ۲۵ فروری ۱۹۹۰ء

دُعا کا گُر

کہتے ہیں کہ اپنی خواہشات کو آسمان کی طرف پھیر دینا ہی دعا ہے ۔ دوسرے لفظوں میں ہر وہ بات جو ہم چاہتے ہوں اور جس کی خواہش کرتے ہیں جب اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے کچھ کہتے ہیں تو یہ دعا ہے ، اور جہاں تک کسی چیز کے چاہنے یا خواہشات کا تعلق ہے دنیا میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں ہے جس کے دل میں کبھی کوئی خواہش نہ پیدا ہوئی ہو یا جس نے کبھی کچھ نہ چاہا ہو اور اس کے دِل میں یہ جذبہ نہ پیدا ہوا کہ کاش یہ خواہش پوری ہو جائے ۔ خواہش کے پورا ہونے کا جذبہ ہی دعا ہے ۔ جو لوگ اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور انہیں اس بات کا یقین ہے کہ وہ دعائیں سُنتا ہے ۔ وہ تو اپنی خواہشات کو خدا تعالےٰ کے حضور پیش کرتے ہیں اور اسے دعا کہتے ہیں ۔ جو لوگ خدا تعالےٰ کی ہستی کو نہیں مانتے اور اس بات پر یقین نہیں رکھتے کہ کوئی ہستی ان کی دعا سُن سکتی ہے اور قبول کر سکتی ہے وہ بھی اپنے دل ہی دل میں یہ ضرور کہتے رہتے ہیں کاش جو ہم نے چاہا ہے وہ ہو جائے ۔ یہ بھی دراصل دعا ہی ہے ، گو ہے پوشیدہ اور انجانے میں کی جانے والی ۔

دعا کے متعلق ایک اور بات بھی قابل غور ہے اور وہ یہ کہ بعض اوقات انسان اپنے کام میں مشغول رہتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے حضور الفاظ میں کوئی بات پیش نہیں کرتا ، بلکہ ان اوقات میں اس کے دل میں خدا تعالےٰ کا خیال بھی موجود نہیں رہتا لیکن کسی خواہش کے پورا ہونے کی بے چینی ضرور اسے گھیرے رکھتی ہے ۔ یہ بے چینی بھی ایک رنگ میں دعا ہی ہے ۔ اللہ تعالےٰ رحیم کریم ہے ۔ وہ اس کو دعا کا درجہ دے کر قبولیت عطا فرما دیتا ہے ۔

اللہ تعالےٰ کی تسبیح و تحمید بھی دعا ہی کا رنگ رکھتی ہے ۔ اور یہ بات نہائت اہم ہے اس کے سمجھ لینے سے دعا کی افادیت اور اسکی ماہیت کھل کر سامنے آجاتی ہے ۔ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) فرماتے ہیں

”ہمیں ہر وقت دعا میں لگے رہنا چاہیئے اور یہ صرف توجہ کی بات ہے ۔ اس پر کوئی پیسہ خرچ نہیں ہوتا ۔ مثلاً آپ نماز ادا کرنے کے لئے جائیں تو رستہ میں آپ بیسیوں دفعہ خدا تعالےٰ کی تسبیح کر سکتے ہیں ۔ بیسیوں دفعہ خدا تعالےٰ کی تحمید کر سکتے ہیں ، بیسیوں دفعہ آپ درُود پڑھ سکتے ہیں ۔ خدا تعالےٰ کی کبریائی اور اس کی توحید کے کلمات دہرا سکتے ہیں“۔

اس طرح کرنے سے کسی خواہش کے اظہار کے بغیر بھی دعا ہی کے فوائد حاصل ہو جاتے ہیں ، اور دعا کو زیادہ مؤثر بنانے کا یہی گُر ہے ۔

تم کرو گے ؟ اور میرا سامنا
اپنے چہرہ کو دکھاؤ آئینہ
پُشت پر میری ہے وہ قادر خدا
ہو گئے ہو جس سے تم نا آشنا

ابو الاقبال

سِتم پر سِتم ، جوَر پر جوَر کیجے
کِیا ہے بہت کچھ ، مگر اَور کیجے

کبھی آپ تاریخ کو بھی کھنگالیں
کبھی مجھ سے پہلوں پر بھی غور کیجے

یہ سب دشنام اپنے شیریں لبوں سے
مرے نام کیجے ، بہر طور کیجے

نہ آقائے نعمت سے ہو بے وفائی
جو کہتے ہیں وہ ، آپ فی الفور کیجے

تسلسل نہ توڑیں ابھی گفتگو کا
ابھی اور کیجے ، ابھی اور کیجے

جو کہنا ہے کہتے رہیں آپ لیکن
مری بات پر بھی کبھی غور کیجے

گئے وقت کی نفرتوں کو بھلا کر
محبّت کے نام آج کا دَور کیجے

نسیم ان سے ہر بات کہنے سے پہلے
بہت سوچیئے گا ، بہت غور کیجے

نسیم سیفی

پیشے اختیار کریں

حضرت فضل عمر نے فرمایا :-

”پس مَیں اپنے نوجوانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ تعلیم محض اس لئے حاصل نہ کریں کہ اس کے نتیجہ میں انہیں نوکریاں مل جائیں گی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر تم تجارتیں کرتے ۔ صنعتوں میں حِصّہ لیتے ہو ۔ ایجادوں میں لگ جاتے ہو تو تم ملک کو کھلاتے ہو اور یہ صاف بات ہے کہ کھلانے والا کھانے والے سے بہتر ہوتا ہے ۔ نوکریاں بے شک ضروری ہیں لیکن یہ نہیں کہ ہم سب نوکریوں کی طرف متوجہ ہو جائیں ۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ پیشے اختیار کریں تاکہ ملک کو ترقی حاصل ہو ۔“

(مشعلِ راہ صفحہ ۷۵۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔ سین

گورباچوف

گزشتہ بدھ کے روز گورباچوف اس بات میں کامیاب نہ ہو سکے کہ وہ صدارتی طرزِ حکومت اختیار کرنے کا فیصلہ کرنے کے لئے اپنی پارلیمنٹ سے ۲/۳ ووٹ حاصل کر لیتے۔ بہت سے اراکین نے اس پر یوں اعتراض کیا کہ اوّل تو صدارتی حکومت کی تفصیل نہیں بتائی گئی۔ اور دوسرے یہ کہ ایسی طرز حکومت اختیار کرنے سے صدر کے پاس ضرورت سے بہت زیادہ اختیارات جمع ہو جائیں گے جو کسی صورت میں بھی ملک کو یا ملک کی اس جمہوریت کو جو اب سامنے آرہی ہے مفید ثابت نہ ہوں گے۔ کچھ عرصے سے ماسکو میں مقیم مغربی ممالک کے صحافی یہ اطلاعات بھجوا رہے ہیں کہ میخائل گورباچوف جنرل سیکرٹری کے عہدے سے استعفیٰ دینا چاہتے ہیں اگرچہ وہ یہ کہتے ہیں کہ سیکرٹری شپ سے استعفیٰ دینے کے باوجود وہ سپریم سوویت کے چیئرمین یعنی ملک کے صدر کا عہدہ اپنے پاس رکھیں گے اس سے پہلے بھی دو تین دفعہ میخائل گورباچوف کی طرف سے استعفیٰ دینے کی دھمکی دی جا چکی ہے اور بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ استعفیٰ دینا تو نہیں چاہتے لیکن اپنے مخالفین پر رعب ڈالنے کے لئے وہ ایسا کرتے ہیں۔ اور ان کے مدّنظر یہ بات بھی ہے کہ ان کے مخالفین کی صفوں میں ایسا کوئی لیڈر موجود نہیں جو بہتر طریق پر روس کو لیڈر شپ مہیا کر سکے۔ اس دفعہ ان افواہوں کے جواب میں میخائل گورباچوف نے حتمی طور پر یہ بات پیش کی ہے کہ وہ کسی صورت میں بھی استعفیٰ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ روس کی لیڈر شپ عوام کا اعتماد کھو رہی ہے اور مزدور طبقہ اپنے آپ کو مجتمع کر رہا ہے تاکہ سیاسی اور معاشی تبدیلیوں کی راہ میں روک بن سکے۔ انہی باتوں کے پیشِ نظر صدر گورباچوف کے حامی انہیں مشورہ دے رہے ہیں کہ وہ بغیر کسی تاخیر کے صدارتی طرزِ حکومت اختیار کرنے پر غور کریں اور اسی طرح ایک نئی طرز کی پارٹی کا قیام بھی عمل میں لائیں۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو انہیں یہ بتایا جا رہا ہے کہ روس میں جو فسادات ہوں گے وہ تیانن من چوک چین اور رومانیہ سے بھی بدتر ہوں گے ان کے بعض حامیوں نے تو نہایت سخت قسم کے اقدامات لینے کا مشورہ دیا ہے شوزٹاکوسوی (SHOSTAKOVSKY) جو ہائر پارٹی سکول (ماسکو) کے ڈیکٹر ہیں انہوں نے کہا ہے کہ جنرل سیکرٹری کے عہدے کو اس معیار پر لایا جائے جس معیار پر وہ لینن کے زمانے میں تھا۔ ان دنوں اس عہدے کی ذمہ داریاں انتظامیہ تھیں اور دوسروں کو مختلف عہدوں پر متعین کرنا اس کے فرائض میں شامل نہیں تھا جو بعد میں سٹالن نے اس کے سپرد کئے۔ مغربی صحافی کمیونسٹ پارٹی کے ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ قدامت پسند اس بات کی کوشش میں ہیں کہ گورباچوف کی لیڈر شپ کو چیلنج کیا جائے۔ ان کا خیال ہے کہ جنرل سیکرٹری کے عہدے سے علیحدہ ہو کر صدارت اپنے پاس رکھنے سے انہیں دوسرے لوگوں پر سیاسی حملہ کرنے کے مواقع مل جائیں گے۔ لیکن سوچنے والی بات یہ ہے کہ کیا نئے صدر اور ان کی نئی پارلیمنٹ اس پوزیشن میں ہے کہ وہ پارٹی کے بغیر حکومت کر سکیں۔ جہاں تک نئی پارلیمنٹ کی تقرری کا سوال ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ مسٹر گورباچوف نے اسے پارٹی کا مدّ مقابل بنا دیا ہے سپریم سوویت یعنی پارلیمنٹ کے حقوق میں خاصی توسیع کر دی گئی ہے اور اس طرح گورباچوف اور ان کی پارلیمنٹ کو پارٹی پر حاوی کیا جا رہا ہے۔ ڈیفنس کونسل کی چیئرمین شپ جس کی تقرری پہلے سیکرٹری جنرل کے ہاتھ میں تھی۔ اب صدر کے ہاتھ میں دے دی گئی ہے یہی وہ کونسل ہے جو حکومتی حفاظت اور پولیس اور خفیہ پولیس کی نگرانی کرتی ہے اب سپریم سوویت نے خاصا اثر و رسوخ حاصل کر لیا ہے لیکن اپنی مرضی کے مطابق ابھی تک اسے حقوق نہیں ملے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ شاید یہ پارلیمنٹ اتنی مضبوط اور مستحکم نہیں ہے کہ میخائل گورباچوف پارٹی کی پرواہ کئے بغیر اس پارلیمنٹ کے بل بوتے پر اپنی حکومت چلا سکیں۔ دستور چاہے دکھ ہی دیتا ہو۔ اس وقت پارٹی اور اس کی پولٹ بیورو جسے آپ اس کی کیبنٹ کہہ سکتے ہیں۔ پالیسی وضع کرتے ہیں حکومت کے بجٹ پر انہیں اختیار ہے اور فوج کو حکم دینے کا حق رکھتے ہیں اور چونکہ مسٹر گورباچوف دونوں قسم کی تنظیموں پر پوری طرح اختیار رکھتے ہیں انہوں نے مبینہ طور پر یہ کوشش کی ہے کہ ایک ادارے کو دوسرے کے خلاف کھڑا کر دیں۔ اگر وہ پارٹی کی لیڈر شپ سے مستعفی ہو جائیں تو ان کے لئے ایسا کرنے کے مواقع حاصل کرنا ممکن نہ ہوگا۔ اب تک انہوں نے توازن قائم رکھنے کی کوشش کی ہے تاکہ دایاں بازو اور بایاں بازو ایک دوسرے سے الجھ نہ پڑیں۔ اسی لئے وہ اپنی اصلاحات کی بات کر سکتے ہیں۔ اگرچہ ایک اخبار "لے مونڈ" نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسے لگتا ہے کہ اب مسٹر گورباچوف تھک گئے ہیں۔ ان کے ساتھی اور روس کے بہت بڑے مؤرخ یوری آفاناسی یف (AFANASYEF) کہتے ہیں کہ اب مسٹر گورباچوف کو یہ سوچنا پڑے گا کہ وہ اپنے پریسٹرائیکا (اصلاحات) کے لیڈر ہیں یا پارٹی کے دانش مندوں کے۔

پرنس سہانوک کی دستبرداری

۱۹۷۰ء میں جنرل لون نول نے پرنس سہانوک کی حکومت کا تختہ الٹا تھا۔ اگرچہ اس وقت سے لے کر اب تک پرنس سہانوک مزاحمتی کارروائیاں کرتے رہے ہیں اور یہ سمجھتے رہے ہیں کہ ان کی حکومت کا تختہ الٹنا ایک غلط اور ناجائز کارروائی تھی۔ لیکن ۱۹۸۹ء میں پیرس میں عالمی کانفرنس کی ناکامی پر ان کی مخالفت شروع ہوئی اور اب انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگرچہ وہ اپنا ٹائیٹل تو برقرار رکھیں گے لیکن مزاحمتی کارروائیوں سے دستبردار ہو رہے ہیں۔ پرنس نارو ڈانگ سہانوک کمبوڈیا کی مزاحمتی تحریک کے سربراہ تھے۔ اور انہیں اس بات کا یقین تھا یا کم از کم وہ اس یقین کا اظہار کرتے تھے۔ کہ وہ ایک دفعہ پھر اپنے ملک کی سربراہی حاصل کر لیں گے۔ انہوں نے یہ اعلان بھی کیا ہے کہ اب کمبوڈیا کے متعلق کسی عالمی کانفرنس میں وہ شرکت نہیں کریں گے۔

اور اس سلسلے میں ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ وہ پریس سے یا سفارت کاروں سے یا سیاست کاروں سے کوئی رابطہ نہیں رکھیں گے سوائے ایسے دوستوں کے جو پیپلز ریپبلک آف چائنا میں ہوں یا پیپلز ڈیموکریٹک ریپبلک آف کوریا سے تعلق رکھتے ہوں۔ انہوں نے گزشتہ بدھ اپنے بیان میں کہا ہے کہ وہ مزاحمتی تحریک سے تو دستبردار ہو رہے ہیں لیکن اپنے آپ کو کمبوڈیا کی ریاست کا جائز اور قانونی سربراہ سمجھتے رہیں گے جہاں تک اقوام متحدہ میں کمبوڈیا کی نشست کا تعلق ہے سہ فریقی مزاحمتی موومنٹ اس نشست کی مالک سمجھی جاتی ہے لیکن حال ہی میں آسٹریلیا نے ایک ایسا قدم اٹھایا ہے جس سے اس کا خیال ہے کہ معاملہ سلجھایا جا سکے گا اور اس دوران اس سہ فریقی مزاحمتی تحریک سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنی نشست خالی کر دیں اور اقوام متحدہ اس دوران انتظامیہ سنبھالے اور آزادانہ انتخاب کروائے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پرنس سہانوک نے نہایت مناسب وقت پر مزاحمتی تحریک سے علیحدگی اختیار کی ہے کیونکہ وہ آزادانہ عام انتخابات میں حصہ لینا چاہیں گے۔

اگر یہ انتخاب ہوئے تو اس بات کو انہوں نے اصرار کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ان کے اس فیصلے کا باعث وہ عداوت ہے جو ۱۹۸۹ء کی عالمی کانفرنس (پیرس) کی ناکامی کے نتیجے میں پیدا ہوئی ہے۔

آلودہ ہوا

کہتے ہیں کہ ایک ارب لوگ یعنی ساری دنیا کی آبادی کا ۱/۵ مستقلاً گندی ہوا میں سانس لیتے ہیں یہاں گندی ہوا سے مطلب یہ ہے کہ فضا اس معیار کی نہیں جو عالمی تنظیم صحت نے مقرر کر رکھا ہے یہ حال ہی میں واشنگٹن میں کام کرنے والی ایک ورلڈ واچ انسٹی ٹیوٹ نے بتایا ہے۔ ان کی رپورٹ سے یہ بات ظاہر ہے کہ جو آلودگی پہلے صنعتی شہروں کا حصہ تھی وہ اب عالمی مسئلہ بنتی جا رہی ہے۔ امریکہ میں اس آلودگی کے نتیجے میں ۵۰ ہزار افراد ہر سال ہلاک ہوتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں چالیس ارب امریکی ڈالر کا نقصان ہوتا ہے۔

پیداوار کی صلاحیت میں کمی واقع ہو

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاصل مطالعہ

عبدالباسط شاہد

گفتارِ اقبال

جناب محمد رفیق افضل کی تالیف "گفتارِ اقبال" اقبالیات میں اس لحاظ سے بہت قابلِ قدر کتاب ہے کہ اس میں علامہ سر محمد اقبال ایک عام صاحب علم انسان کی شکل میں نظر آتے ہیں۔ سوانح عمریوں میں بالعموم مبالغے یا کردارکشی کا جو مذموم عنصر راہ پا جاتا ہے۔ اس سے یہ کتاب صاف و مبرّا ہے۔ علامہ کے سیاسی افکار۔ فقہ اسلامی کے متعلق ان کے رجحانات اور خدمات کا تذکرہ اس رنگ میں آیا ہے کہ اس سے علامہ کی صحیح سوانح مرتب کی جا سکتی ہے مولف کتاب نے اس کے تعارف میں بجا طور پر لکھا ہے کہ:-

"گفتارِ اقبال حضرت علامہ کی ان تقاریر، بیانات اور مکاتیب وغیرہ پر مشتمل ہے جو اس کتاب کی طباعت سے پہلے کسی مجموعے میں شائع نہیں ہوئیں۔ یہ مواد لاہور کے دو روزناموں "زمیندار" اور "انقلاب" کی صرف ان جلدوں سے لیا گیا ہے جو ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان کے کتاب خانے میں محفوظ ہیں۔ یہ کتاب نہ صرف حضرت علامہ اقبال کے مستند سوانح حیات بلکہ پنجاب اور تحریک آزادی کی تاریخ مرتب کرنے کے لئے بھی انتہائی ضروری ہے۔"

اس کتاب کے چند اقتباس درج ذیل ہیں:-

"یوم کشمیر منانے کی اپیل"

"مسلمانو! پے در پے حملے کر کے تمہارے دشمن کو اب یہ گمان ہو گیا ہے کہ مسلمان ایک مردہ قوم ہے اس گمان کو غلط ثابت کرنے کے لئے آپ کا یہ فرض ہے کہ یومِ کشمیر کو کامیاب بنائیں اور دشمن پر عملاً ثابت کر دیں کہ آپ ظلم و تعدی کو برداشت کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں۔" (صـ ۱۲۹)

یاد رہے کہ ۱۴ اگست کو کشمیر ڈے منانے کی تحریک آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ نے کی تھی اس موقع پر آپ نے بڑے زوردار اخباری بیان جاری فرمائے تھے۔ آپ کا مندرجہ ذیل بیان ۷ اگست ۳۱ء کے الفضل میں شائع ہوا۔

"مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کے ۳۲ لاکھ بھائی بے زبان جانوروں کی طرح قسم قسم کے ظلموں کا تختہ مشق بنائے جا رہے ہیں۔ جن زمینوں پر وہ ہزاروں سال سے قابض تھے۔ ان کو ریاست کشمیر اپنی ملکیت قرار دے کر ناقابلِ برداشت مالیہ وصول کر رہی ہے۔ درخت کاٹنے۔ مکان بنانے۔ بغیر اجازت زمین فروخت کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی شخص کشمیر میں مسلمان ہو جائے تو اس کی جائیداد ضبط کی جاتی ہے ... ریاست جموں و کشمیر میں جلسہ کرنے کی اجازت نہیں۔ اخبار نکالنے کی اجازت نہیں۔ غرض اپنی اصلاح اور ظلموں پر شکایت کرنے کے سامان بھی ان سے چھین لئے گئے ہیں وہاں کے مسلمانوں کی حالت اس شعر کے مصداق ہے ؎

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مرجاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے"

یہ تحریک بہت کامیاب ہوئی۔ اور ملک بھر میں پورے جوش و خروش سے یہ دن منایا گیا۔ اخبارات کی رپورٹوں کے مطابق ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں جلسے ہوئے۔ جلسوں کی صدارت اور انتظام میں اس وقت کے مسلمان اکابرین جیسے علامہ سر محمد اقبال مولوی محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند۔ مولوی حسین احمد مدنی۔ مولوی میرک شاہ صاحب، سہروردی صاحب۔ مولوی شوکت علی صاحب۔ مولوی شفیع داؤدی صاحب۔ حاجی سیٹھ عبداللہ ہارون صاحب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ایک ممبر کی حیثیت سے کشمیر کے مظلوم بھائیوں کی مدد کے لئے دل کھول کر چندہ دینے کی تحریک کرتے ہوئے علامہ فرماتے ہیں۔

"کشمیر کے حالات روز بروز خطرناک صورت اختیار کر رہے ہیں اور مسلمانان پنجاب کا دائرہ عمل بھی وسیع ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ہمارے اہلِ وطن اس تحریک کو فرقہ وارانہ رنگ دے کر دبانا چاہتے ہیں۔ ان حالات میں ہمیں نہ صرف کشمیر کے مظلوم بھائیوں کی امداد کرنا ہے بلکہ اس زہریلے پروپیگنڈا کا بھی مقابلہ کرنا ہے جس کے لئے بہت سے روپیہ کی ضرورت ہے اسلئے ہم نیاز مند مسلمانانِ پنجاب بلکہ مسلمانان ہند سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس کارِ خیر میں مالی امداد فراہم کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ تمام روپیہ بذریعہ منی آرڈر۔ بیمہ یا چیک پتہ ذیل پر بھجوایا جائے اور ساتھ ہی یہ واضح کر دیا جائے کہ اس روپیہ کو آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے حساب میں جمع کیا جاوے۔ (صـ ۱۳۲)

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے اور آئندہ کے لئے مفید کاموں کو جاری رکھنے کی غرض سے آپ لکھتے ہیں:-

"جن قومی جماعتوں نے اہلِ خطہ (کشمیر) کے ساتھ عملی ہمدردی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے آپ کو تسلیم ہوگا کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا نام ان کی صفِ اول میں ہے...... آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے اپنے مخصوص طریق کار کے مطابق نہ صرف اہل خطہ کے حالات و جذبات کی ایسی ترجمانی کی ہے کہ خود اہلِ خطہ بحالات موجودہ ویسی نہ کر سکتے بلکہ کمیٹی نے کئی گتھیوں کو سلجھانے، مصیبت زدوں کو مالی امداد بہم پہنچانے اور فسادات کے مقدمات کو اپنے ہاتھ میں لے کر ان کی پیروی کرنے میں نہایت قابلِ قدر خدمات سرانجام دی ہیں اور اب تک دے رہی ہے۔

ابتدائے کار سے کشمیر کمیٹی نے حکومت ہند، برطانیہ اور برطانوی قوم پر اس حقیقت کو ظاہر کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی کہ کشمیر کا مسئلہ تمام مسلمانان ہندوستان کی سیاسی حیات و موت کا مسئلہ ہے۔ اہل کشمیر سے ناروا سلوک ان کی جائز اور دیرینہ شکایات سے بے اعتنائی اور ان کے سیاسی حقوق کا تسلیم نہ کرنا۔ مسلمانانِ ہند سے ناروا سلوک کرنے کے مترادف ہے۔ مسلمانان ہند کی شکایات سے بے اعتنائی ہے اور مسلمانانِ ہند کے حقوق کو تسلیم کرنے سے انکار ہے۔ اہل خطہ ملت اسلامیہ ہند کا جزو لاینفک ہیں اور ان کی تقدیر کو اپنی تقدیر نہ سمجھنا تمام ملت کو تباہی و بربادی کے حوالے کر دینا ہے۔" (صـ ۱۴۴)

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی جن مساعی کا ذکر ہوا ہے۔ ان میں ہر ایک اہم ہے۔ اور ہر ایک کی تکمیل ابھی بیسیوں عملی تدابیر کی محتاج ہے...... جو لوگ گذشتہ انقلاب سے ماخوذ ہیں اور ان پر مقدمات چل رہے ہیں ان کی طرف بھی توجہ میں ہرگز کمی نہیں آنی چاہیئے۔ اب تک ان مقدمات کی پیروی خوش اسلوبی سے ہوئی ہے لیکن قوم کو اس حقیقت سے بے خبر نہیں رہنا چاہیئے کہ کشمیر کمیٹی کے پاس جو روپیہ فراہم شدہ تھا۔ وہ خرچ ہو چکا ہے اور جب تک قوم روپیہ سے اعانت پر کمربستہ نہ ہوگی نہ تو نئی پیدا شدہ صورت حالات میں کوئی اہم کام سرانجام پا سکے گا اور نہ ان سینکڑوں ماخوذین کو قانونی امداد بہم پہنچانے کا کوئی ذریعہ ہوگا۔" (صـ ۱۹۶)

حضرت امام جماعت احمدیہ کے مستعفی ہونے کے بعد علامہ موصوف صدر مقرر ہوئے مگر خود علامہ کے اندیشہ "ہمارے اہل وطن اس تحریک کو فرقہ وارانہ رنگ دے کر دبانا چاہتے ہیں" کے مطابق یہ نہایت ضروری قومی کام بند ہو گیا اور علامہ اسے جاری نہ رکھ سکے۔

اس کتاب میں عورت مرد کے حقوق اور حیثیت پر ایک فکر انگیز مقالہ بھی شامل ہے۔ علامہ فرماتے ہیں۔

"ہم مسلمانوں کو چاہیئے کہ فقہ کی طرف متوجہ ہوں جو حقوق ملتِ اسلامیہ نے عورتوں کو دیئے ہیں وہ ان کے حصول پر اصرار کریں شوہر۔ باپ۔ بھائی کون سیاہ دل مرد ہوگا جو آپ کو آپ کے حقوق دینے سے انکار کرے گا۔ ہمیں تو ملک میں مسلمانوں کے اندر اس قسم کی رائے عامہ پیدا کر دینی چاہیئے کہ جب تک یہ طے نہ پا جائے کہ آئندہ زندگی میں عورت کے کون کون سے حقوق ہوں گے اس وقت تک نکاح نہ پڑھا جائے۔ یہ تحریک بہت زور سے شروع ہونی چاہیئے" (صـ ۸۳)

اس مقالہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ:-

"اگر عورتیں اپنے حقوق کی حفاظت پر پورے طور سے آمادہ ہو جائیں اور وہ حقوق جو شریعت اسلامی نے عورتوں کو دے رکھے ہیں آپ مردوں سے لے کر رہیں تو میں سچ کہتا ہوں کہ مردوں کی زندگی تلخ ہو جائے۔" !!! (صـ ۸۱)

(شریعت پر عمل کرنے سے مردوں کی زندگی تلخ کیسے ہو جائے اس کی وضاحت مقالہ میں نہیں ہے)

جمہوریت یعنی ڈیموکریسی کے متعلق آپ فرماتے ہیں:-

جس صورت میں یہ ڈیموکریسی آ چکی ہے

باقی صـ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شخصیات

ڈاکٹر جسٹس جاوید اقبال

آپ کہتے ہیں جس زمانے میں ہم نے اپنی منزل کو پایا یعنی پاکستان حاصل کیا تب تک طالب علم سیاست میں دلچسپی رکھنے کے باوجود اپنی تعلیمی سرگرمیوں میں اس قسم کی کسی دخل اندازی کو پسند نہیں کرتے تھے۔ اب یہ صورت ہوگئی ہے کہ کوئی پڑھنے کو تیار ہی نہیں ہے اور انہوں نے سیاست میں اپنے آپ کو بہت ملوث کر رکھا ہے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان کے قیام کے وقت ہم جمہوریت کے زیادہ قائل تھے بہ نسبت آج کے۔ جمہوریت سے مراد خاص قسم کا نظام حکومت نہیں ہے۔ بلکہ یہ بھی ہے کہ آپ اخلاقی طور پر ایک دوسرے کے نظریات کو برداشت کرنا سیکھیں۔ بجائے اس کے کہ آپ تشدد پر اتر آئیں۔ اُس زمانے میں جمہوریت زیادہ تھی جوں جوں وقت گذرتا گیا ہم جمہوریت سے دور ہٹتے گئے۔ جمہوریت آہستہ آہستہ ہمارے رگ و پے ہی سے نکلتی جا رہی ہے کیونکہ ہم میں رواداری نہیں ہے۔ نہ اتنا برداشت کا جذبہ جو قیام پاکستان کے وقت تھا"

اور اپنے ذوق ادب کے متعلق کہتے ہیں۔

"لٹریچر میں ذوق انگریزی ادب سے منسلک ہونے کی وجہ سے پیدا ہوا۔ میں نے اردو ادب کی معروف کتابوں کو پڑھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری نوجوان نسل کو بھی ان کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ ان کتب کا تعلق صرف شاعری ہی سے نہیں بلکہ نثر سے بھی ہے مثلاً راشد الخیری کے ناول، عبدالحلیم شرر کے ناول، فسانۂ آزاد، حالی کی کتب، مقدمہ شعر و شاعری وغیرہ۔ مولانا شبلی کی تصانیف و دیگر کتابیں۔ آغا حشر کے ڈرامے اس کے علاوہ شاعری میں مجھے زیادہ نسبت غالب ہی سے رہی۔ غالب کے بعد حالی پھر اقبال کو پڑھا۔ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے کہ میں کس صنف کو اپناؤں تو وہ نثر تھی۔ شاعری میں نے آج تک نہیں کی۔ میں نے ڈرامے کی صنف کو اپنایا۔

تحقیق کے متعلق آپ کہتے ہیں

"دلچسپ بات یہ ہے کہ اس حقیقت کا انکشاف مجھے کیمبرج میں ہوا۔ کہ مغرب میں جو بھی تحقیق کی جاتی ہے اس سے پہلے مقصد کا تعین کیا جاتا ہے۔ یعنی وہ تحقیق برائے تحقیق نہیں بلکہ تحقیق برائے مقصد ہوتی ہے۔ ہم یہاں سمجھ بیٹھے ہیں کہ فلاں شخص بڑا اسلام دوست ہے۔ اگر مغرب میں کوئی مستشرق اسلام دوست ہو تو پھر مسلمان کیوں نہ ہو جائے۔ تو یہ ہمارے ہاں احساس کمتری ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مغرب میں جو بھی کوئی اسلام سے دلچسپی کا اظہار کرے یا اسلامی تمدن سے دلچسپی رکھے وہ اسلام دوست بن جاتا ہے حقیقت میں ایسی کوئی بات نہیں۔ اگر وہ کوئی موضوع چنتے ہیں تو اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے۔ سب سے پہلے پیش نظر اپنے ملکی مفاد ہوتے ہیں۔ مثلاً اب دیکھئے پروفیسر آرنلڈ کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ علامہ اقبال کے استاد تھے اور انہوں نے علامہ کو تربیت دی اور ان کی صحیح سمت راہبری کی۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ حضرت علامہ نے ان کی بڑی تعریف کی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے پروفیسر آرنلڈ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا ہوا ہے۔ آرنلڈ نے ایک کتاب خلافت کے موضوع پر لکھی۔ اس کتاب میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ جو ترکی خلیفہ تھے۔ یعنی عثمانی خلیفہ کی خلافت جائز نہیں۔ مقصد اس کا یہ تھا کہ اسلامی دنیا کے حصے بخرے ہو جائیں تو آبادیاتی طاقتوں کے یہ مفاد میں تھا تاکہ مسلم دنیا کے اتحاد کو غلط ثابت کیا جا سکے۔ تو ہمیشہ مغرب میں تحقیق کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے۔ یہ چیز میں نے وہاں سے سیکھی ہے۔ ہمیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ تحقیق برائے تحقیق نہیں ہونی چاہیئے۔ حضرت علامہ نے جب تحقیق کی "عجم میں فلسفے کا ارتقاء" تو اس تحقیق کے نتیجے میں اس وقت بھی ان کے ذہن میں جو خاص بات تھی وہ مقصد تھا وہ یہ کہ مسلمانوں کے زوال، انحطاط کا باعث کیا ہے۔ وہ اس نتیجے پر پہنچے، تھے کہ اس کا باعث تین چیزیں ہیں۔ ایک مطلق العنان سلطنت، دوسری مُلّا ازم اور تیسرا تصوّف۔ لہذا انہوں نے اپنے مقالے میں سب سے زیادہ حملہ وجودی تصوف پر کیا جس نے مسلمانوں میں عمل کی قوت ختم کر دی تھی اور اس لٹریچر نے مسلمانوں کو ایک ایسی تقدیر کے تصور میں مبتلا کر دیا کہ وہ سمجھتے تھے کہ جو کچھ بھی ہوتا ہے خدا کی طرف سے ہوتا ہے اور انسان کا اس دنیا میں کوئی کردار نہیں، لیکن اقبال نے اپنی تحریروں سے یہ ثابت کیا کہ یہ تو شیطانی استدلال ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ جو بھی برے اچھے کام کرتے ہیں اس کا ذمہ دار خدا ہے کہ اس نے پہلے ہی سے اس کو متعین کر رکھا ہے۔ پھر تو غلام احمد رسا بھی حق بجانب ہو گیا"۔

انگلستان میں پاکستان سوسائٹی کے متعلق آپ کہتے ہیں۔ "کیمبرج اور لندن میں جو میرا تعلیم کا دور ہے اس میں میرے ساتھ ہی ڈاکٹر عبدالسلام اور داؤد رہبر (جو بعد میں عیسائی ہو گئے تھے) ہم نے کیمبرج میں پاکستان سوسائٹی بنائی۔ میں نے اور ڈاکٹر عبدالسلام نے اکٹھے ہی انجمن بنائی تھی۔ سوسائٹی کے سرپرست پروفیسر آربری تھے۔ اس زمانے میں اور بھی شخصیات تھیں جو ہمارے ساتھ شامل ہوتی رہیں۔ ایک اسلامی انجمن تھی جو ہم نے قائم کر رکھی تھی جس انجمن کے صدر بھی پروفیسر آربری تھے۔

پی ایچ ڈی کے متعلق آپ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ پی ایچ ڈی یا ڈاکٹریٹ کر لینے سے کوئی شخص عالم نہیں بن جاتا صرف علم کے کنارے تک پہنچتا ہے تہ تک نہیں پہنچتا یہ ایک سطحی سی چیز ہوتی ہے جس کو ڈاکٹریٹ کہا جاتا ہے۔ لیکن اس سے آپ پر ایک طرح سے آپ پر علم کا دروازہ کھلتا ہے۔ آج جب میں اپنا تحقیقی مقالہ پڑھتا ہوں تو اس کی خامیاں نظر آتی ہیں کیونکہ گذشتہ برسوں میں میرے نظریات زیادہ مضبوط ہوئے ہیں اور علم میں اضافہ ہونے سے انسان کے کئی خیالات بدل جاتے ہیں۔ البتہ بنیادی تصور میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں آئی۔

آپ سات سال انگلستان میں رہے۔ ان سات سالوں کے متعلق آپ کہتے۔ "ان سات برسوں میں مجھے یورپی تمدن کو دیکھنے کا بڑا اچھا موقع ملا میں صرف انگلستان میں ہی نہیں رہا بلکہ چھٹیوں میں یورپ چلا جاتا تھا کبھی فرانس کبھی جرمنی کبھی اٹلی کبھی سپین، ان تمام ممالک کی اس زمانے میں، بطور طالب علم سیاحت کی اس زمانے میں یورپ اتنا مہنگا نہیں تھا۔ جب میں گیا ہوں تو کوریا کی جنگ جاری تھی پونڈ کی قیمت ۹ روپے تھی مجھے مہینے کے ۵۰ پونڈ ملتے تھے۔ میرے لئے وہ وافر تھے۔ کچھ آمدنی میری دیگر ذرائع سے بھی ہو جاتی تھی۔ کیونکہ بی۔ بی۔ سی نے مجھ سے لیکچروں کا سلسلہ شروع کرایا تھا۔ یہ ایسٹرن سروس کے لیئے ہوتا تھا" اے لیٹر فرام کیمبرج "A LETTER FROM CAMBRIDGE" کے عنوان سے لیکچر دیا کرتا تھا۔ یہ سلسلہ تقریباً ایک برس تک جاری رہا"۔

وہاں کے تمدن سے متاثر ہونے کے سلسلے میں کہتے ہیں "میرے انگریز دوست یہ سمجھتے تھے کہ میں ان کے تمدن میں اس قدر رچ بس گیا ہوں کہ واپس پاکستان جاکر کس طرح اپنے آپ کو ایڈجسٹ (ADJUST) کروں گا۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ جب میں واپس آیا اور فرش پر بیٹھ کر ہاتھ سے روٹی کھائی تو ۶-۷ سال کا جو یورپی تمدن کا اثر تھا سب کا سب ایک لمحے ہی میں ختم ہو گیا۔

احمد ابراہیم جعفر

احمد ابراہیم ہارون جعفر جو قائد اعظم کے معتمد علیہ ساتھی تھے گذشتہ ہفتے کی صبح سی۔ ایم۔ ایچ۔ راولپنڈی میں وفات پا گئے۔ آپ کی عمر ۸۱ سال تھی۔ آپ محترمہ بینظیر بھٹو کی قائم کردہ ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کے لئے کراچی سے پنڈی آئے ہوئے تھے۔ یہ کمیٹی پاکستان ریزولیوشن کی گولڈن جوبلی منانے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ بدھ کے روز آپ پر دل کا حملہ ہوا اور تین چار دن زندگی اور موت کی کشمکش میں گزار کر ہفتے کی صبح کو آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

تحریک پاکستان میں آپ نے قائد اعظم کے ساتھ مل کر بلکہ آپ کی حوصلہ افزائی کے نتیجے میں خاصا کام کیا۔ سب سے پہلے آپ سندھ کی لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر بنے۔ یہ سن ۳۰ کے دہاکے کی بات ہے۔ ۱۹۴۶ء میں ایک دفعہ پھر آپ اسمبلی کے ممبر بنے اور یہ وہ وقت ہے جب آپ نے قائد اعظم کی زیر نگرانی اور سرپرستی میں کام شروع کیا۔ پاکستان بننے کے بعد آپ سندھ لیجسلیٹو اسمبلی کی طرف سے پہلی دستوری اسمبلی کے ممبر بنے یہ ممبر شپ آپ کو صوبے کے مہاجرین کی نمائندگی میں دی گئی تھی۔ آپ نے کویت اور متحدہ عرب امارات کے ساتھ پاکستان کے تعلقات قائم کرنے اور مستحکم کرنے میں خاص تگ و دو کی۔ اب باوجود پیرانہ سالی کے آپ متعدد تنظیموں کے جن کا تعلق رفاہی یا معاشی۔ سیاسی اور ادبی معاملات سے تھا کے رکن تھے اور یہ بات آپ کو قومی اور بین الاقوامی حیثیت سے حاصل تھی۔ آپ کھیلوں کے اہتمام میں بھی شوق رکھتے تھے اور انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی ۱۹۷۹ء کے ممبر ہونے کا بھی آپ کو شرف حاصل تھا۔ آپ کی خدمات کو ہر دور میں سراہا گیا۔ آسٹریا، برازیل، برطانیہ، مغربی جرمنی، اردن کویت اور سپین نے آپ کے اعزاز میں آپ کو ایوارڈ دیئے۔ پاکستان میں آپ کو ستارۂ امتیاز دیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جڑی بوٹیوں سے دوائیوں کی تیاری

کراچی یونیورسٹی کی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف کیمسٹری کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے سمپوزیم جسے عالمی حیثیت حاصل ہے کے افتتاح کے موقعہ پر صدر مملکت غلام اسحٰق خاں نے نجی سیکٹر کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی کہ وہ ایسے پروگراموں کی پشت پناہی کرے جو جڑی بوٹیوں سے دوائیں حاصل کرنے کے لئے مرتب کئے جائیں۔ یہ سمپوزیم پاکستان امریکہ کا متحدہ ورکشاپ تھا اور نیشنل اور عالمی انجمنوں نے اس میں حصہ لیا۔ موضوع نیچرل پراڈکٹس کیمسٹری تھا۔ صدر مملکت نے کہا کہ پاکستان کو خداداد جغرافیائی حیثیت کی وجہ سے مختلف قسم کے میدان اور وادیاں ملی ہیں یہاں نہ صرف بہت بڑی تعداد میں جنگلی جڑی بوٹیاں پائی جاتی ہیں بلکہ ان جڑی بوٹیوں کو تجارتی طور پر وسیع سے وسیع تر حلقے میں اگایا بھی جا سکتا ہے۔

اس سلسلے میں آپ نے پاکستان کے شمالی قبائلی علاقوں کا ذکر کیا اور آزاد کشمیر کا بھی اور حاضرین کو بتایا کہ ان علاقوں میں کم از کم دو ہزار قسم کی جڑی بوٹیاں پائی جاتی ہیں اور اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ یہ جڑی بوٹیاں جو دوا کے طور پر استعمال کی جا سکتی ہیں۔ نہ کبھی ان کا کسی پروگرام کے مطابق مطالعہ کیا گیا ہے نہ ان پر کبھی کوئی تحقیق ہوئی ہے۔ چنانچہ یہ جڑی بوٹیاں ابھی تک اس انتظار میں ہیں کہ ان کا مطالعہ بھی کیا جائے اور ان پر تحقیقات بھی کی جائے۔

آپ نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ اس سلسلے میں تعلیمی سیکٹر خاص طور پر سائنس کی تعلیم کے سیکٹر کی امداد کو بڑھانا چاہیئے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ موجودہ تعلیمی، خاص طور پر سائنس کی تعلیم والے اداروں کو بڑھاوا دینے کی ضرورت ہے۔ جو طالب علم خاص طور پر اپنے آپ کو ذہین ثابت کریں۔ ان کے لئے اعلیٰ تعلیم کا انتظام کیا جانا چاہیئے۔ اور یونیورسٹیوں کو ان کا خاص خیال رکھنا چاہیئے آپ نے یونیورسٹی کے اساتذہ کے متعلق فرمایا۔ کہ یونیورسٹیوں کے پروفیسر صاحبان کو بھی زیر نظر رکھنا چاہیئے کیونکہ اگر ان میں سے کوئی اپنے آپ کو تحقیقات کے لئے وقف نہیں کرتا تو وہ استاد بننے کے قابل نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آجکل تحقیق اور تدریس ایک دوسرے کے ساتھ ملے جلے ہوئے ہیں اور مغرب میں تعلیم اور تحقیق کو ساتھ ساتھ چلایا جاتا ہے۔ وہ اساتذہ جو تحقیقی مضامین نہ پیش کر سکیں ان کو یونیورسٹی سے الگ کرنے میں وہ کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔ اس موقع پر صدر غلام اسحٰق خاں نے یہ تجویز پیش کی کہ دواؤں میں کام آنے والی جڑی بوٹیوں کے لئے کوئی خاص مقام مقرر ہونا چاہیئے۔ جہاں سائنسی طور پر ان کے باغات لگائے جائیں۔ پاکستان بھر کی جڑی بوٹیوں کو وہاں رکھنے کا انتظام ہونا چاہیئے۔ آپ نے یونیورسٹی کی ریسرچ انسٹیٹیوٹ آف کیمسٹری کی تعریف کی اور کہا کہ وہ امید کرتے ہیں کہ پاکستان کے دوسرے تعلیمی ادارے بھی اس کے نقشِ قدم پر چل کر وہی کام کریں گے جو اس یونیورسٹی میں ہو رہا ہے۔

آپ نے سائنسی ساز و سامان کے لئے پانچ لاکھ روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا۔

محترم صدر مملکت سے پہلے پروفیسر منظور الدین احمد وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی نے آپ کا استقبال کیا اور سائنس اور ٹیکنالوجی کے آپس میں ملاپ کی اہمیت کا اظہار کیا۔ وائس چانسلر موصوف نے یہ بھی کہا کہ انہیں امید ہے کہ جو لیکچر اس موقع پر دیئے جائیں گے ان سے ہمارے بیرونی دوست بھی سائنس کے میدان میں فائدہ اٹھائیں گے۔ مسٹر فخر الدین جی۔ ابراہیم سندھ کے گورنر نے اپنے خطاب میں انسٹی ٹیوٹ کی تعریف کی اور کہا کہ امید کی جا سکتی ہے کہ انسٹی ٹیوٹ کا کام دوسروں کی رہنمائی کے لئے مفید ثابت ہو گا۔

خطاب کرنے والوں میں پروفیسر عبدالہادی بو طالب ڈائرکٹر جنرل اسلامک ایجوکیشنل سائنٹفک اینڈ کلچرل آرگنائزیشن پروفیسر ولف گینگ ولٹر (WOLF GANG VOLTER) مسٹر لطیف ابراہیم جمال۔ چیئرمین حسین ابراہیم جمال فاؤنڈیشن اور پروفیسر عطاء الرحمٰن ڈائرکٹر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف کیمسٹری کراچی یونیورسٹی شامل تھے۔

ہم یہاں یہ بات احباب جماعت کو یاد دلانا ضروری سمجھتے ہیں کہ قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر نے تحریک جدید کے اجراء کے وقت دواؤں کی طرف بھی خصوصی طور پر توجہ دینے کا ارشاد فرمایا تھا۔ دوائیں سستی ہوں اور مقامی ہوں۔ حضور کے اس ارشاد کے ماتحت جماعت کے افراد نے اپنی اپنی جگہ پر خاصا کام بھی کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ علاج کے سلسلے میں یہ نہایت ضروری ہے کہ زیادہ تر مقامی دوائیں استعمال کی جائیں اور مقامی دوائیں استعمال کرنے کے لئے جڑی بوٹیوں پر تحقیق ایک لازمی امر ہے۔

(ن۔ س)

یاد رفتگاں

بشریٰ ملک

محترمہ نذیراں بیگم صاحبہ

میری پیاری امی نذیراں بیگم اہلیہ ملک عبداللہ خاں ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ ۱۱ر دسمبر ۱۹۸۷ء کو وفات پا گئیں۔

آپ ملک احمد دین (رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی بڑی بہو تھیں۔ آپ ایک نیک فطرت اور پاکباز خاتون تھیں باوجود غیر از جماعت گھرانہ میں پیدا ہونے کے احمدیت سے سچا پیار تھا۔ ۱۹۷۴ء میں غیرت ایمانی کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ میکہ کے سب خاندان غیر از جماعت ہیں۔ جب انہوں نے تھوڑی سی نفرت کا اظہار کیا تو ان کے ساتھ تعلقات منقطع کر لئے پھر آہستہ آہستہ ان کو احساس ہوا تو ان کو کہا کہ احمدیت کے مقابلہ میں اپنے سب رشتہ داروں کو قربان کر سکتی ہوں جو ان کے ایمان کا اعلیٰ نمونہ تھا۔ انہوں نے اپنی اولاد کی نہایت اعلیٰ تربیت کی احمدیت کے رنگ میں ان کو رنگا۔ بے حد مہمان نواز تھیں اگر گھر میں کوئی مہمان آجاتا تو اپنی ہمت اور طاقت سے بڑھ کر خدمت کرتیں۔ بہت سلجھی ہوئی طبیعت کی مالکہ تھیں۔ طبیعت میں بے حد نرمی اور خاکساری تھی۔ کبھی کسی کا دل نہیں دکھایا۔

۵۳ سالہ ازدواجی زندگی میں اپنے خاوند کو کبھی شکایت کا موقع نہیں دیا جس وفاداری سے خدمت کی وہ قابل رشک ہے۔ پردے کی بے حد پابند تھیں۔ ہمیں بھی ہمیشہ اسی طرح تلقین فرماتیں۔ اپنی نیک خصلتوں کی وجہ سے تمام خاندان میں بے حد ہر دلعزیز تھیں۔ تمام رشتہ داروں سے شفقت اور محبت سے پیش آتی تھیں۔ کوئی زیادتی بھی کرتا تو اسے فراموش کر دیتیں۔ دل میں کبھی کسی سے بغض نہ رکھتیں۔ ان کی خوش اخلاقی اور خوش گفتاری سے ہر ایک ان سے متاثر تھا۔

ان کو آنکھ کے اپریشن کے لئے جب ہسپتال داخل کرایا تو بالکل ٹھیک ٹھاک تھیں ہم میں سے کوئی بھی یہ نہیں جانتا تھا کہ اپریشن کے بعد وہ ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جدا ہو جائیں گی۔ اپریشن تو ٹھیک ہو گیا مگر اس کے چوتھے دن خواب میں دیکھا کہ کوئی لوگ آئے ہیں اور میری چارپائی اٹھا کر میدان میں ڈال گئے ہیں۔ وہاں بہت جھگڑا ہو رہا ہے اور اوپر سے بارش کی بوندیں بھی پڑ رہی ہیں۔ اس طرح جب خواب سے بیدار ہوئیں تو خاکسار ہی ان کے پاس تھی تو مجھے کہنے لگیں کہ چلو ہم گھر چلیں۔

کچھ دیر مزید علاج ہوتا رہا آخر ۱۰ دسمبر کو ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق انہیں گھر لے آئی اور ۱۱ر دسمبر بروز جمعہ مبارک صبح جب کہ فجر ہو رہی تھی ہماری یہ معزز ہستی سراپا شفقت ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں۔

جب تدفین کا وقت آیا تو کچھ شر پسندوں نے ایک بڑا ہجوم اکٹھا کر لیا کہ ہم یہاں دفن نہیں کرنے دیں گے۔ فوراً پولیس افسران موقع پر پہنچ گئے تو ان کے مشورہ کے مطابق ایک شخص کی ذاتی زمین میں پُر امن طریقہ سے دفن کیا گیا۔ مگر اس واقعہ کے بعد ہم کو احساس ہوا کہ ہماری پیاری اماں جس کو خدا تعالیٰ نے قبل از وقت سارے نقشے بتا دیئے تھے اور خود انہوں نے اپنی زبانی بھی ہم کو بتائے تھے وہ بالترتیب ایک ایک بات پوری ہوئی۔ میری اماں جان جو کہ حقیقت میں مجسم محبت تھیں ظاہرداری میں وہ سادہ طبیعت رکھتی تھیں مگر خدا کے حضور کتنی مقبول تھیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے میری اماں کا غائبانہ جنازہ لندن میں بھی پڑھایا۔ ہم خدا تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ جس طرح ان کی نیکی کی مہک دنیا میں پھیلی ہے اسی طرح خدا ان کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ نیز ہمارے ابا جان اور ہم سب بہن بھائیوں کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔

نادار مریضوں کے علاج کیلئے فضل عمر ہسپتال کو عطایا بھجوائیں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نادار اور مستحق مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے۔ جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنے نادار بھائیوں کے علاج کیلئے "مد امداد مریضان" میں زیادہ سے زیادہ عطیات بھجوائیں۔ یہ عطیہ جات براہ راست مد امداد مریضان خزانہ صدر انجمن احمدیہ یا ہسپتال کے ذریعہ جمع کروائے جا سکتے ہیں۔

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز، ربوہ

مسل نمبر ۲۷۳۴۳ ۔ MRS. KARNI WIDOW OF WIJAYA-MIRIN پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۲/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زمین برقبہ ۱۵۰ مربع میٹر مالیتی -/۳۰۰،۰۰۰ روپے (۲) مکان برقبہ ۸۰ مربع میٹر مالیتی -/۶۴۰،۰۰۰ روپے (۳) طلائی زیورات وزنی ۵.۴ گرام مالیتی -/۹۰،۰۰۰ روپے (۴) حق مہر -/۱۰۰،۰۰۰ روپے (۵) دھان کا کھیت برقبہ ۱۴۲ مربع میٹر مالیتی -/۳۰۰،۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵،۰۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ MRS KARNI بیوہ WIJAYAMIRIN انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱- MANSURAHMAN S/O WIJAYAMIRIN انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲- SARTA S/O WIJAYAMIRIN انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۳۴۴ ۔ MRS. IJAH HADIJAH W/O KARMIN پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت ۲۰/۹/۸۵ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱۰/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) طلائی زیور ۱۸ گرام مالیتی -/۳۴۵،۰۰۰ روپے (۲) A O'CLOCK مالیتی -/۱۲۰،۰۰۰ روپے (۳) حق مہر -/۸۵،۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵،۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ IJAH HADIJAH W/O KARMIN انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱- KARMIN خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲ OBIH CARBIN S/O JAYA انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۳۴۵ ۔ MRS. MITA W/O TISNAPRAWIRA پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۲/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زمین برقبہ ۲۱۵ مربع میٹر مالیتی -/۲۷۶،۲۵۰ روپے (۲) طلائی زیورات وزنی ۳۵.۵۰ گرام مالیتی -/۱۰،۰۰۰ روپے (۳) حق مہر -/۳۰۰،۰۰۰ روپے کل جائیداد مالیتی -/۱،۳۸۶،۲۵۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰،۰۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ MITA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲- TISNAPRAWIRA خاوند موصیہ انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ JASRI SON OF KERTA MU-SA انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۳۴۶ :- MRS. ALMI WIDOW OF SUKARYA پیشہ خانہ داری عمر ۶۴ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) دھان کا کھیت برقبہ -/۳۶۵ مربع میٹر مالیتی -/۵۰۰،۰۰۰ روپے (۲) مکان برقبہ ۱۵۰ مربع میٹر مالیتی -/۴،۰۰۰،۰۰۰ روپے (۳) زمین برقبہ ۲۱۵ مربع میٹر مالیتی -/۱۵۰،۰۰۰ روپے (۴) طلائی زیورات ۳۰ گرام مالیتی -/۶۰۰،۰۰۰ (۵) حق مہر -/۱۰۰،۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵،۰۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ALMI بیوہ SUKARYA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱- MUKSIN S/O KARTADARAM انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲- MARIAN S/O SUKARYA انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۳۴۷ ۔ MRS - SUPIAH WIDOW OF DJAYA LALANA پیشہ ٹیچرس عمر ۳۳ سال بیعت ۱۹۶۸ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر -/۱۱۲،۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۱۱۵،۴۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ SUPIAH بیوہ DJAVALALANA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱- ڈی عبدالغنی ولد SATRIA انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲- ڈاکٹر اسحاق غنی ولد ڈی عبدالغنی صاحب انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۳۴۸ - میں MRS NESWI زوجہ SADI پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۶۲ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) طلائی زیور ۷ گرام مالیتی -/۵۴۰،۰۰۰ روپے (۲) حق مہر -/۹۰۰،۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰،۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ NESWI زوجہ سعدی صاحب انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱- سعدی صاحب خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲- SARIAH S/O SADI انڈونیشیا۔

گمشدہ رسید بک

"مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا شہر حلقہ محمود کی رسید بک نمبر ۲۸۲۱ گم ہوگئی ہے۔ اس رسید بک پر کسی قسم کی ادائیگی نہ کی جائے۔ نیز جس دوست کو یہ ملے وہ دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ بھجوا کر یا اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

مہتمم مال
(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : شذرات

جاتی ہے اور اس رقم میں سے ان لوگوں کی صحت کا خیال رکھنا بھی مقصود ہوتا ہے۔ اور ان اموات کے ذریعے ۵ ارب ڈالر کی فصلوں کی پیداوار کا بھی نقصان ہوتا ہے

کہا جاتا ہے کہ بمبئی میں جس آلودگی میں سانس لیا جاتا ہے۔ یہ روزانہ دس سگریٹ پینے کے مترادف ہے۔ اور میکسیکو کے شہر میں یہ آلودگی اتنی زیادہ ہے کہ وہاں پر سفر کی تقریبی میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ سب سے اوپر کے دس مقامات میں میلان کا سب سے پہلا نمبر ہے۔ ان جگہوں پر سلفر ڈائی آکسائڈ فضا میں موجود رہتی ہے۔ اگرچہ یہ بات ہے صرف گزشتہ دس سال کی باقی ۹ شہر شیانگ، زی آن، پیکنگ، ریو ڈی جنیورو، ساؤ پاؤلو، سیول۔ تہران۔ پیرس۔ اور میڈرڈ ہیں۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ان حالات کی درستی کے لئے ایک بین الاقوامی معاہدے کی ضرورت ہے۔ جس کے ذریعے فضائی آلودگی کو روکا جا سکے۔ اور مقامی پروگرام ترتیب دیئے جا سکیں تاکہ آلودگی پیدا نہ ہونے دی جائے۔ اس آلودگی کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے کہ کینیڈا کے اٹلانٹک ساحل پر گزشتہ دو ہفتوں میں ایک ہزار سے زیادہ آبی جانور تیل میں لتھڑے ہوئے سمندر سے نکالے گئے اب یہ تحقیقات کی جا رہی ہے کہ یہ تیل کس قسم کا ہے اور جہازوں سے کس طرح بہہ نکلا۔

سڈنی کے جیفری لی بارٹن نے کہا ہے کہ ایک چوتھائی ملین آسٹریلیا کے لوگوں نے ۱۵ ہزار ٹن سے زیادہ چھوٹی چھوٹی چیزیں سمندر سے اکٹھی کیں اور اس علاقے کی صفائی کا انتظام کیا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ اس قسم کی کارروائی ہر سال کی جایا کرے گی۔ تاکہ اس علاقے کو صاف رکھا جا سکے۔

بقیہ : گفتار اقبال

اور جو بمقدار کثیر آئندہ آنے والی ہے وہ افسوس ہے کہ میرے دل کو نہیں بھاتی۔ ذاتی طور پر میں اس ڈیموکریسی کا معتقد نہیں ہوں اور محض اس لئے اس کو گوارا کر لیتا ہوں کہ اس کا فی الحال کوئی نعم البدل نہیں ہے"

(ص ۱۰۴)

نمائندہ الفضل برائے سیالکوٹ

مکرم جلال الدین صاحب شاد ۹۰/۱ کچہری روڈ سیالکوٹ کو نمائندہ الفضل برائے سیالکوٹ مقرر کیا گیا ہے۔ جملہ امور برائے الفضل کے سلسلے میں احباب سے درخواست ہے کہ مکرم جلال الدین شاد صاحب سے تعاون کر کے ممنون فرمائیں۔ ان کا فون نمبر رہائش ۸۸۸۶۵ ہے۔

(مینجر الفضل)

ادارہ الفضل احباب کی خدمت میں گذارش کرتا ہے کہ جماعت کے تمام دوستوں کے لئے دعا کریں۔

خبریں

ملکی خبریں

○ بھارت نے آزاد کشمیر کی سرحد پر ۱۲، ڈویژن تازہ دم فوج بھیج دی ہے۔ دو ہفتوں کے دوران بھارت کے ۵۹، فوجی ہلاک ہو چکے ہیں۔ مقبوضہ کشمیر کے ایک اور گاؤں بیلا سید کے مکینوں نے بھی نقل وحرکت شروع کر دی ہے۔ بھارت نے صورت حال پر قابو پانے کیلئے کشمیر کے اعتدال پسند لیڈروں سے گفتگو شروع کر دی ہے

○ وزیر اعلیٰ نواز شریف نے کہا ہے کہ انتخابات میں پیسے اور اسلحے کی دوڑ کو ختم کرنا ہوگا۔ ورنہ کوئی غریب آدمی الیکشن نہیں جیت سکے گا۔

○ حلقہ نمبر ۹۹، لاہور میں ضمنی انتخابات ہارنے کے بارے میں آئی جے آئی کے حلقوں نے کہا ہے کہ ہماری ہار کی وجہ یہ ہے کہ پیپلز پارٹی نے ہمارے اکثریتی علاقوں میں فائرنگ کر کے ووٹروں کو گھروں سے نکلنے نہیں دیا۔

○ جمعیت علمائے پاکستان دو دھڑوں میں تقسیم ہو گئی ہے۔ سیکرٹری جنرل انصاری نے بدستور سیکرٹری ہونے کا اعلان کیا ہے جبکہ دوسرے دھڑے نے ان کو مستعفی قرار دیا ہے۔ اس تنازعے کی وجہ حلقہ نمبر ۹۹، میں مولانا اوکاڑوی کی دباؤ کے تحت انتخابات سے دستبرداری بتائی جاتی ہے۔

○ پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ علامہ ڈاکٹر طاہر القادری نے کہا ہے کہ وفاقی اور صوبائی حکومتیں مجھ پر چار قاتلانہ حملے کروا چکی ہیں۔

○ وفاقی حکومت نے پاکستان کی تعلیمی تاریخ میں پہلی بار پہلی جماعت سے انگریزی کو ذریعہ تعلیم بنانے کی اجازت دے دی ہے۔ اس کے علاوہ انگریزی کو اختیاری تعلیم کے طور پر بھی پہلی سے اختیار کرنے کی اجازت دی گئی ہے

○ وفاقی وزیر مواصلات مخدوم امین فہیم نے کہا ہے کہ انہیں اس بارے میں کوئی اطلاع نہیں کہ انہیں سندھ کا وزیر اعلیٰ بنایا جا رہا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ نیپال میں جمہوریت کی بحالی کے لئے اپوزیشن نے جو تحریک چلائی ہے۔ اس میں پولیس کی ناکامی کے بعد دو علاقوں میں فوج طلب کر لی گئی ہے۔ کثیر الجماعتی سیاسی نظام کے قیام کی خاطر اب تک ۱۲، افراد ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ ۱۰۰ سے زائد افراد زخمی ہوئے ہیں۔

○ برطانوی پارلیمنٹ کے دو ارکان نے بھارتی مقبوضہ کشمیر میں امن وامان کی خطرناک صورتحال پر برطانوی حکومت سے بات چیت کرنے اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق اس تنازعہ کے تصفیہ میں بھارت اور پاکستان کی مدد کرنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے وادی کشمیر سے غیر ملکی رپورٹروں کو نکالنے کے واقعہ پر گہرے افسوس کا اظہار کیا ہے۔

○ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا چار روزہ خصوصی اجلاس نیویارک میں ہو رہا ہے جس میں منشیات کے انسداد کے لئے بین الاقوامی تعاون کی خاطر کوششوں کے بارے میں غور کیا جائے گا۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر جیمز بیکر نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ کو اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلسل جدوجہد کرنا ہوگی۔

پتہ

شامیانے۔ قنات کنٹینر۔ دری وغیرہ

نیو نشیمن ٹینٹ سروس

ہر قسم کی تقریبات کیلئے

دن رات سروس

زیر انتظام: داؤد مظفر (بھولا) طارق مارکیٹ۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

نوٹس داخلہ

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ (منظور شدہ)

فون نمبر ۵۹۲

الیکٹریشن۔ ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں دو سالہ اور چھ ماہ کے کورسز میں داخلہ جاری ہے۔ بیرون ملک جانے کے خواہشمند اور امتحانات کے بعد فارغ وقت میں اور بیکار نوجوان ربوہ میں حکومت کی منظور شدہ فنی تربیت گاہ کی اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔ امتحان، پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن۔ لاہور لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ ہر قسم کے کالجوں میں داخلہ اور سلیکشن بورڈز کی میرٹ لسٹ میں ان ٹیکنیکل کورسز کے سرٹیفکیٹ کے ۵ نمبر بطور غیر نصابی سرگرمیوں کے شامل کئے جاتے ہیں

کلاسیں ۱۰، مارچ سے شروع ہونگی اور لیٹ داخلہ ۱۰، اپریل تک جاری رہے گا

بیکار نہ رہیئے ہنر سیکھئے